توہمات کی شرعی حیثیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات:
اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Sharia Status of Superstitions and its effects on human life: An analytical study in the light of Islamic Teachings

1. Muhammad Abdullah	2. Syed Iftikhar Ali Gilani
Lecturer, Department of Islamic Studies, Times Institute, Multan	PhD Scholar, International Institute of Islamic Thought, International Islamic University, Malaysia
Email: abdullmuhammad456@gmail.com	**Email:** gilaniistaciium@gmail.com

3.Prof. Dr. Maqbool Hassan Gilani , Head of Department of Islamic Studies, Times Institute, Multan. maqbool.gilani@gmail.com

---

To cite this article:

1. Muhammad Abdullah. 2.Syed Iftikhar Ali Gilani .3. Prof. Dr. Maqbool Hassan Gilani , Jan – June (2024) Urdu

توہمات کی شرعی حیثیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2),179-190 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

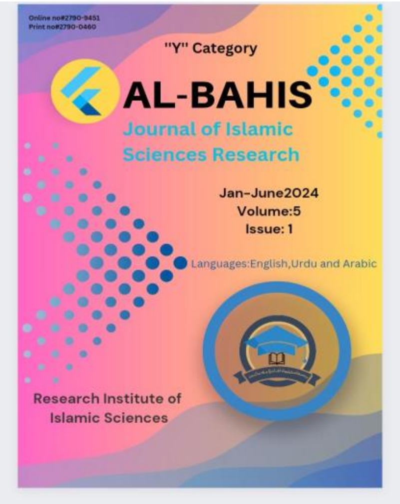

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

توہمات کی شرعی حیثیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Sharia Status of Superstitions and its effects on human life: An analytical study in the light of Islamic Teachings

Abstract

The word Tahum is derived from Arabic language, mainly referred as superstition, illusionist, skepticism, conjecture, suspicion, and counterintuitive talk. Sometimes Tahum is taken as belief, however according to psychologists when something is strongly insisted and that this thing is false, called as belief. According to the law of medicine, something which has no natural existence and due to this false concept memory and senses are affected is called superstition or Tahum. The roots of superstition lied in Greece mythology, which is actually a combination of two beliefs of the Greeks. According to first belief, iron keep off evil forces, and second belief is if iron is molded in the shape of the Moon, it brings happiness and good luck to community. Before the advent of Islam, the Arabs were also victim of superstitions and belief in various misconceptions. All these false and baseless things had been crafted in their hearts and minds. The Messenger of Allah ﷺ emphasized Tawheed after the Prophethood. He removed those wrong beliefs and endorse on worship of one Allah. Many verses of the Holy Quran and Hadith of the Prophet proved that there is no such thing like superstitions and these misconceptions have no influence on human life. Indeed, they are just a collection of human imaginations and devil's whispers. In a nutshell, superstition has no connections with Islam and all these superstitions build up due to lack of faith and distance from Islamic teachings. The society can get rid of these issues by following the true Spirit of Islam.

Keywords: Superstition, belief, Islam, Prophet Muhammad, Quran, Hadith

تمہید

توہم کی لغوی تحقیق

توہم عربی لغت کا سے اخذ کیا گیا ہے۔اردو زبان میں اس کے لئے تطیر اور تفاول کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔توہم،توہمات کی جمع ہے اور یہ وہم سے مشتق ہے ۔وہم کے معنیٰ آتے ہیں پوجنا،وسوسہ،گمان،شک وشبہ،خلاف عقل بات کرنا۔

تاج اللغۃ میں توہم کے معنیٰ ہیں: وهمت في الحساب اؤهم وهماً،اذا غلطت فيه وسهوت و توهمت ، اى ظنت و اوهمت الشئى ،اذا تركته كله[1]

لسان العرب میں توہم کے معنیٰ ہیں: "و وهم ، بكسر الها ء ، غلط وسها ، واوهم من الحساب كذا ،اسقط" [2]

فرہنگی آصفیہ میں وہم کا معنیٰ آتا ہے: "وسواس، دل کا بقصد کسی چیز کی طرف جانا، خیال باطل، شک، گمان، احتمال، بھرم" [3]

سید احمد دہلوی وہم کے بارے میں لکھتے ہیں: " قوت متخیلہ دماغ کی وہ باطنی قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے" [4]

احتمال، شک، گمان، دماغ کی وہ قوت جو فاسد خیال پیدا کرتی ہے۔[5]

گمان کرنا، خیال کرنا، فیہ الخیر یعنی کسی کے اندر خیر کا اندازہ کرنا۔[6]

"جب کسی خیال پر سختی سے اصرار کیا جائے اور یقین جان لیا جائے کہ وہ غلط ہے تو اس کا نام توہم رکھتے ہیں"۔

توہم وہ ادراک ہے جو خارجی صدم کے بغیر واقع ہو اس کی نوعیت مصنوعی ہوتی ہے اور اس سے ایک یا دو حواس متاثر ہوتے ہیں جسے اردو میں انگ (فریب نظری) کہا جاتا ہے۔[7]

ماہر نفسیات کے نزدیک توہم: جب کسی ظن پر سختی سے اصرار کیا جاتا ہے کہ وہ غلط ہے تو ہم اس کا نام توہم رکھتے ہیں۔ [8]

طب قانون کے نزدیک توہم: " وہ ادراک ہے جو بغیر خارجی صدم کے واقع ہو اس کی نوعیت موضوعی ہوتی ہے اور اس سے ایک یا دو حواس متاثر ہوتے ہیں"۔

---

1. اسماعیل بن حماد الفارابی (المتوفی: ۳۹۳ھ) دار العلم للملايين، بیروت، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ ,الرابعۃ، ۱۴۰۸ھ، ۵/ ۲۰۵۴

Ismaeel Bin Hamad Alfarabi (Al matofi : 393 H) Dar ul Ilm

2. محمد بن مکرم بن مکرم ابن منظور الافریقی (المتوفیٰ: ۷۱۱ھ)، لسان العرب، دار صادر بیروت، الثالثۃ، ۱۴۱۴ھ، ۱۲/ ۶۴۴

Muhammad bin Hasan bin Mukaram (Al matofi :811 H) lisaan nul Arab

3. سید احمد دہلوی (۱۸۴۶- ۱۹۱۸) اردو میں کئی کتابیں لکھیں اور سب سے زیادہ شہرت فرہنگی آصفیہ کو ملی۔ (فرہنگ آصفیہ، مقدمہ ص: ۳-۵)

Syed Ahamd Dehlvi (1846-1918) He wrote many books in Urdu and Farhangi Asafia got the most fame

4. سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، مکتبہ اُردو سائنس بورڈ، اپر مال لاہور، مطبوع ۲۰۱۰ء، ۴/ ۲۵۷

Syed Ahmad Dehli Farhang-e-Asifiya,Maktaba Urdu site board

5. فیروز الدین، فیروز اللغات اردو، مکتبہ فیروز سنز طبع ۲۰۱۰ء، ص: ۱۴۱۷

Feroz-ul-Lughat Urdu Maktaba Farooz o Deen Maktaba 2010

6. ابو الفضل، عبد الحفیظ بلیلاوی، مصباح اللغات، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور، طبع ۲۰۰۴ء ص ۲۸۲

Abou ul Fazal, Misbah ul Lughat ,Maktaba Qadusia , 2004

7. ہلال احمد زبیری، نفسیات کی بنیادیں، بورنگ لانگ فلڈ ولڈ، کراچی یونیورسٹی پریس، ۱۹۶۹، ص ۲۳۵

Halal Ahmed Zuberi , Foundations of Psychology, Boring Long Flood Wild, Karachi University Press

8. ملغانی، مختیار ملغانی، توہم پرستی، نومبر ۲۰۱۸ء

Maglani ,Mukhtar Maglani, Superstition, 2018

توہم پرستی ایک غلط قسم کا عقیدہ ہے جو اس یقین پر مبنی ہے کہ کچھ واقعات جادوئی یا صوفیانہ وجوہات کی بنا پر پیش آتے ہیں۔

یونانیوں اور عبرانیوں کے نزدیک: توہم دھواں اور خود فریبی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ گویا کہ توہم پرستی خود کو دھوکہ دینا، سراب کے پیچھے بھاگنا یا کسی ایسے وجود کو منبع گردانا جس کی حقیقت چھٹتے بادل سے زیادہ نہیں۔

ماحاصل کلام یہ ہے، وہم اُردو زبان میں درج ذیل معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے:

i. احتمال، شک، وسوسہ، گمان
ii. خیال، تصور
iii. بدگمانی
iv. خوف، ڈر
v. کسی چیز کا ایسا تصور و خیال باندھنا جس میں کوئی حقیقیت نہ ہو۔

تطیر کی لغوی تحقیق

تطیر عربی زبان کا لفظ ہے اور صرفی لحاظ سے تطیرا اور طیرۃ اسے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

"تطیر تطیراً وطیرۃ (بکسر الطاء و فتح الیاء او الطیرۃ باالتسکین) یقال للحظ والنصیب طائر ، وسمی بذالک علی طریقۃ العرب فی الطیرۃوالفال "[9]

تطیر اور طیرۃ دونوں طرح پڑھنا درست ہے، نیک بختی اور کامیابی کو طائر کی طرف منسوب کیا جاتا تھا، لہذا اہل عرب کے ہاں طریقہ استعمال پر اسے تطیر کا نام دے دیا گیا کیونکہ وہ اس سے فال نکالتے تھے۔

والطائر ما تیمنت بہ وتشاءمت و اصلہ فی ذی الجناح ، وقالواللشئی یتطّیر بہ من الانسان وغیرہ [10]

"طائر وہ چیز ہے جس سے نیک شگون اور بدشگون مراد لی جاتی ہے اور یہ عام طور پر اڑنے والے پرندوں سے لی جاتی ہے یعنی جس سے انسان اچھا یا برا فال لیتا ہو"۔

تطیر کے بارے میں علامہ نووی کا موقف

کانوایتطترون بالسوانح و البوارح فینفرون الظباءوالطیور فان اخذت ذات الیمین تبراکوابہ ومضوافی سفرھم وحوائجھم وان اخذت ذات الشمال رجعوا عن حاجتھم وسفرھم و تشاءوھم بہ کانت تصدھم فی کثیرمن الاوقات عن مصالحھم فنفی الشرع ذلک و ابطلہ و نھی عنہ واخبر انہ لیس لہ تاثیر ینفع ولا ضر [11]

---

9 سید اقبال امروہوی، نفسیات کا انسائیکلوپیڈیا، نگارشات پبلشرز، مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۶ء، ص: ۹۷
Syed Iqbal Amar, Encyclopedia of Psychology , lahore 2006

10 ابراہیم مصطفی، احمد الزیات النجار، المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاھرۃ، دار الدعوۃ، ۲۰۰۴ء، ص ۵۸۴
IbrahimMustafa , Ahmed Alziyat Alnijar , Al Mujam mul waseet ,majma ul lugatul Arabi Cario 2004, Pg . 584

تطیر اصل میں بدشگونی کو کہتے ہیں، اہل عرب سوانح اور بوراح کے ذریعے فال نکالتے تھے۔ وہ ہرنیوں اور پرندوں کو اکساتے، اگر وہ دائیں طرف جاتے ہیں تو اس کو مبارک سمجھتے اور اپنے سفر یا دیگر مقاصد کو انجام دیتے، اور اگر وہ بائیں طرف چلتے تو اپنا سفر یا دیگر ارادے منقطع کر دیتے، تطیر کا یہ عمل ان لوگوں کو بہت سارے امور کی ادائیگی سے منع کر دیتا، شریعت اسلامی نے اس عمل کو منع اور باطل مقرر کر دیا ہے، نیز اس عمل کی کوئی اچھی یا بری تاثیر نہیں۔

ابن حجر عسقلانیؒ تطیر کے بارے میں موقف

والتطیر والتشاوم بمعنیٍ واحدٍ [12]

تطیر اور تشاؤم دونوں کا معنٰی ایک ہی ہے۔

ابن الاثیر نے بھی یہی معنٰی بیان کیا ہے: الطیرۃ ھی التشاؤم باالشئی [13] طیرۃ کسی چیز سے بدشگونی کو کہا جاتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں توہمات کی شرعی حیثیت

قرآن مجید و فرقان حمید کی بہت ساری آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ توہمات کا کوئی وجود نہیں اور توہم پرستی میں کو اختیار کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور واضح الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ اس کا حقیقت اور اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کے سبب آج کے مسلمانوں میں بہت سی باتیں رواج پا کر راسخ لعقیدہ بن چکا۔ جن کا نہ صرف قرآن و سنت سے کوئی ثبوت ملتا ہے، بلکہ شریعت اسلام کی تعلیمات سے سراسر متصادم ہے۔ شریعت میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر توہمات کے اثرات انسانی زندگی پر مرتب ہوتے تو شریعت میں ضرور اس کا ثبوت ملتا اور اس سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی بتائے جاتے۔ لیکن روحانی تعلیمات میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ کتب احادیث کی روایات سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ توہمات میں قطعاً کوئی نحوست نہیں ہے۔ اسلام نے کبھی کسی مہینہ اور دن کو منحوس قرار نہیں دیا۔ البتہ کوئی وقت برکت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے لیکن نحوست والا ہرگز ہو سکتا۔ یہ تمام امور خود ساختہ اور ایجاد بندہ کی قبیل سے ہیں۔ لہذا یہ تمام جاہلانہ خیالات جو غیر مسلم اقوام سے اور خصوصاً قبل از اسلام مشرکین کے ذریعے مسلمانوں میں منتقل ہوئے ہیں جن سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ در حقیقت نحوست اور سعادت مندی کا معیار انسان کا اپنا عمل ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں بہت سارے مقامات پر ارشاد فرمایا:

"مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ " [14]

" (اور کہہ دو کہ) تجھے جو اچھائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور تجھے جو برائی پہنچے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے"

---

[11] النووی، یحٰی بن شرف، ابوزکریا الشافعی (۲۳۲ھ۔۲۷۶ھ) فقہ اور حدیث کے بڑے عالم تھے، کثیر کتابوں کے مصنف تھے۔
Annavi ,Yaha bin sharaf ,Abou zikria Al shafi (232H-276H) He was a great scholar of jurisprudence and hadith, author of many books.

[12] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، تحقیق: فؤاد عبدالباقی، دار المعرفۃ بیروت طبعۃ ۱۹۸۹ء، ۲۱۳
ibn e Hajar asqalni, Darul Marfa Fath hul Bari sharah Saheeh ul Bukhari

[13] احمد الزاوی، النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ابو السعادات ابن الاثر، تحقیق: المکتبۃ العلمیۃ بیروت، طبعۃ ۱۹۸۹ء، ۳/۱۵۲
Ahmed Al- Zavi ,Anihaya fi Gareeb ul hadies wal asar ,Al Maktaba tul Alimia

[14] القرآن 79:4
Al Quran 4:79

صاحبِ تفسیر مظہری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: " اے ابن آدم تجھے کو جو برائی یعنی مصیبت پہنچتی ہے وہ تیرے اعمال کا نتیجہ ہے، یعنی تیرے بعض اعمال کی سزا اور بدلہ ہے۔اس میں دوسرے کی نحوست کو اس میں عمل دخل نہیں بلکہ یہ مصیبت تیرے نفس کی نحوست کا ہی نتیجہ ہوتی ہے۔ مصیبت کی پیدائش اگرچہ اللہ ہی کی طرف سے ہے، لیکن اس کا سبب خود انسان کے برے اعمال ہوتے ہیں،اب اگر یہ انسان غیر مسلم ہے تو اس کے لئے دنیا میں جو تکلیف پیش آتی ہے یہ اس کے لئے عذاب کا ایک معمولی سا نتیجہ ہوتا ہے،اور آخرت کا عذاب اس سے دوگنا ہے،اور اگر وہ مومن ہے تو اس کے لئے مصائب و تکالیف اس کے گناہوں کا کفّارہ ہو کر نجات آخرت کا سبب بن جاتی ہیں" [15]

سورۃ الاعراف میں اللہ تعالی نے توہمات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"فاذا جآءتهم الْحسنة قالوا لنا هذه ۚ وان تصبهم سيئة يطيروا بموسى ومنْ معهٗ ۗ الَآانما طآئرهم عند اللّٰه ولٰكن اكثرهم لا يعلمون"

"جب ان پر اچھا وقت آتا ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لئے ہونا چاہیئے،اور جب ان کوئی مصیبت پیش آتی تو موسیٰؑ اور ان کے ساتھ والوں کو نحوست کہتے تھے، یاد رکھو ان کی نحوست اللہ کو جانتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" [16]

تفسیر معارف القرآن میں مفتی شفیع عثمانی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"جب ان لوگوں کو کوئی خوشی اور راحت و آرام ملتا ہے تو یہ کہتے تھے کہ یہ ہمارا حق ہے ہمیں ملنا ہی چاہیے،اور جب کوئی مصیبت اور برائی ان کو پہنچتی تو کہتے یہ موسیٰؑ اور ان کے ساتھ والوں کی نحوست کی وجہ سے ہے"۔ حق تعالیٰ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا:

"اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ"

لفظ طائر کے لغوی معنیٰ پرندے جانور کے ہیں۔ عرب پرندہ جانوروں کے دائیں بائیں جانب اُترنے سے اچھی بُری فال لیا کرتے تھے،اس لئے مطلق فال کو بھی "طائر" کہنے لگے،اس آیت میں طائر کا یہی معنیٰ ہیں۔اور مطب آیت کا یہ ہے کہ ان کی فال اچھی بُری جو کچھ بھی ہو وہ سب اللہ تعالی کے پاس سے ہے جو کچھ اس عالم میں ظاہر ہوتا ہے سب اللہ تعالی کی قدرت و مشیت سے عمل میں آتا ہے،نہ اس میں کسی کی نحوست کا دخل ہے نہ برکت کا،یہ سب ان کی خام خیالی اور جہالت ہے جو پرندوں کے دائیں یا بائیں اڑ جانے سے اچھی بُری فالیں کے کر اپنے مقاصد اور عمل کی بنیاد اس پر رکھتے ہیں۔ [17]

اس آیت سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم بھی توہم پرستی میں مبتلا تھی،اللہ تعالی نے ان کی توہم پرستی کا خاتمہ کرتے ہوئے فرمایا: توہم پرستی کچھ بھی نہیں،توہم پرستی سے نہ تو کسی کو فائدہ ہوتا ہے نہ نقصان،یہ خود ساختہ چیزوں میں سے ہے۔

ہاں اگر کسی کو کوئی نفع پہنچتا ہے تو وہ رب کی رحمت سے پہنچتا ہے اور اگر کسی کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو وہ انسان کی خود بداعمالیوں کا سبب ہوتا ہے۔اللہ تعالی نے مزید اس کی وضاحت کے لئے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

" وَإِن تُصِبۡهُمۡ حَسَنَةٞ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنۡ عِندِ ٱللَّهِۖ وَإِن تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٞ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنۡ عِندِكَۚ قُلۡ كُلّٞ مِّنۡ عِندِ ٱللَّهِۖ فَمَالِ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلۡقَوۡمِ لَا يَكَادُونَ يَفۡقَهُونَ حَدِيثٗا [18] "اور اگر انہیں کوئی اچھائی ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے،انہیں کہہ دو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔ان سب قوم والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ بات سمجھنے کے بھی قریب نہیں۔"

---

[15] محمد ثناء اللہ، قاضی، تفسیر مظہری، دار الاشاعت، کراچی، ۱۹۹۹ء، ج ۲، ص ۱۱۲

Muhammad Sana ullah, Qazi ,Tafseer Mazhari ,Darul Eshaat 1999 , Vol. 2 , Pg 112

[16] القرآن 131:7

Al- Quran 7:131

[17] محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، اپریل ۲۰۰۸، ج ۴، ص ۴۳

Muhammad shafi ,Maroof ul Quran ,Maktaba Maroof Quran ,Karachi,2008

[18] القرآن 78:4

قاضی ثناءاللہ پانی پتی مذکورہ بالاآیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: " اور اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ خداداد ہے اور ان کے مال کی کثرت ہوتی ہے تو یہودی اور منافق کہتے ہیں یہ ہمارے لئے خدا کی طرف (مقدر) ہے (ہماری صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے اللہ نے ہم کو مال کی کثرت اور رزق کی وسعت دی ہے)۔اور اگر ان کو کوئی برائی (قحط یا مصیبت) پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ تیری نحوست کی وجہ سے ہے اگرچہ فاعل اس کا بھی اللہ ہی ہے،اے محمد ﷺ! آپ کہہ دیں بھلائی بُرائی سب اللہ کی طرف سے ہے۔یعنی اللہ نے اپنے ارادہ سے بطورِ مہربانی بھلائی (کسی کے لئے) پیدا کی اور (کسی کے لئے) بطور انتقام اپنی مصلحت کے مطابق بُرائی مقرّر کردی، کسی شخص سے انتقام دوسرے کی نحوست کی وجہ سے نہیں ہوسکتا لہذا منافقوں اور یہودیوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نحوست کی وجہ سے مبتلائے مصیبت ہوئے اور اپنے کفر و معاصی کا خیال نہ کرنا سراسر غلط ہے۔اس قوم یعنی کافروں کا کیا ہوگیا ہے کہ بات سمجھ بھی نہیں سکتے یعنی سمجھنا تو در کنار سمجھنے کے قریب بھی نہیں ہیں"۔[19]

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر: 189 میں اللہ تعالیٰ نے عرب میں پائی جانے والی توہّم پرستی کو ان الفاظ میں ردّ کیا اور فرمایا:

" وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" [20]

" اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں ان کے پچھواڑے (پیچھے) کی طرف سے آؤ،اور نیک وہ ہے جو متقی پرہیزگار ہو۔اور گھروں کو اس کے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاجاو "۔

صاحب معارفِ القرآن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: جس چیز کو شریعت اسلام نے اہم یا عبادات نہ سمجھا ہو اس کو اپنی طرف سے اہم و عبادات سمجھنا جائز نہیں،اسی طرح جو چیز شرعاً جائز ہو اس کو گناہ سمجھ لینا بھی ایک قسم کا گناہ ہی ہے،ان لوگوں نے اسی طرح سمجھ رکھا تھا اور گھروں کے دروازوں سے داخل ہونا جو شرعاً جائز تھا اس کو گناہ اور بُرا قرار دیا،اور گھر کے پیچھے سے دیوار توڑ کر آنا جو شرعاً ضروری نہیں تھا اس کو اہم اور ضروری سمجھ لیا تھا،اسی پر ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی،بدعات کے ناجائز ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ غیر ضروری باتوں کو فرض یا واجب کا درجہ دیا جائے یا بعض جائز باتوں کو حرام و ناجائز قرار دیا جائے،اس آیت سے ایسا کرنے کی ممانعت واضح طور پر ثابت ہوگئی[21]

"وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا"

ترجمہ:"ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لٹکادی ہے اور ہم قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالے گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا (اور کہا جائے گا) اپنا نامہ اعمال پڑھ،آج اپنے بارے میں حساب کرنے کے لئے خود ہی کافی ہے"۔[22]

تفسیر مظہری میں علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اور ہم نے ہر انسان کا عمل اس کے گلے میں ڈال رکھا ہے یعنی انسان کا عمل اور مقدر انسان کے ساتھ رہتا ہے،انسان جہاں کہیں ہو امرِ مقدر اس سے جُدا نہیں ہوسکتا (ابن عباس رضی اللہ عنہ) کلبی اور مقاتل نے کہا نیکی ہو یا بدی اچھائی ہو یا بُرائی انسان

Al Quran 4:78

[19] محمد ثناءاللہ، علامہ، قاضی، تفسیر مظہری، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۹۹ء، جلد ۳، صفحہ ۱۱۲

Muhammad Sana ullah,alama, Qazi ,Tafseer Mazhari ,Darul Eshaat 1999

[20] القرآن 189:1

Al Quran 1:189

[21] محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، اپریل ۲۰۰۸، ج ۱، ص ۴۶۹

Muhammad shafi ,Maroof ul Quran ,Maktaba Maroof Quran ,Karachi,2008, Vol.1 , Pg 469

[22] القرآن 13,14:17

Al Quran 17:13

کے ساتھ رہے گی یہاں تک کہ اس سے ہر خیر و شر کی حساب فہمی ہو گی۔ حسن نے کہا طائر سے مراد برکت یا نحوست ہے۔اہل حقیقت کہتے ہیں طائر وہ امر تقدیری ہے جس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ آدمی وہ ضرور کرے گا اور اس کا نتیجہ ضرور حاصل کرے گا، خواہ خوش نصیبی ہو یا بد بختی ہو۔

جانور پرندہ ہو یا چرندہ عرب اس کے نکلنے سے اچھا برُا شگون لیتے تھے، اگر شکاری کے بائیں ہاتھ کی طرف سے شکار نکل کر دائیں ہاتھ کی طرف آئے تو اس کو اچھا سمجھتے تھے کیوں بغیر مڑنے اور گھومنے کے شکاری اس کو شکار کر سکتا تھا۔ اور اگر دائیں ہاتھ کی طرف سے بائیں ہاتھ کی جانب شکار آجائے تو اس کو برُا سمجھتے کیونکہ اس صورت میں بغیر گھومے شکاری تیر نہیں مار سکتا تھا۔ یہ اچھائی برُائی تو شکار اور شکاری سے تعلق رکھتی تھی لیکن اس کے بعد عرب اس سے عام شگون لینے لگے بائیں جانب سے جانور نکل کر جائے تو نیک فال سمجھتے تھے اور دائیں جانب سے نکلے تو برُا شگون جانتے تھے۔ ابو عبیدہ اور قتیبی نے کہا طائر سے اس جگہ نصیب مراد ہے اچھا یا برُا۔ عرب بولتے ہیں "طَارَ سَهمُ فلانٌ بِكذَا " اسی محاورہ سے لفظ طائر بمعنٰی نصیب ماخوذ ہے۔ تمام اعضاء میں گلا ایسا عضو ہے کہ اس میں پڑے ہوئے ہار یا طوق سے آدمی کی زینت یا بد نمائی کا خصوصی تعلق ہے، عرب اسی وجہ سے جُدا نہ ہونے والی چیزوں کے متعلق کہتے ہیں یہ چیز فلاں شخص کے گلے میں پڑ گئی یعنی لازم ہو گئی اس سے جُدا نہیں ہوتی۔ مجاھد نے کہا جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے گلے میں ایک پرچہ پڑا ہوتا ہے جس میں سعید یا شقی لکھا ہوتا ہے۔[23]

احادیث کی روشنی میں توہمات کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک و احادیث میں توہمات کی حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا اور احادیث رسول ﷺ میں توہمات کی حقیقت کو ہم پر ان الفاظ میں عیاں فرمائی کہ توہم پرست انسان کا مسلمان جماعت سے کوئی تعلق نہیں اور مزید فرمایا کہ اُس انسان کا مجھ سے بھی کوئی تعلق واسطہ نہیں

ارشاد نبی ﷺ ہے: '' ليس مِنّا مَنْ تَطَيَّر ولا تُطيّرُ له'' " جس کسی نے بد شگونی اختیار کی اور جس کے لئے بد شگونی اختیار کی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہماری جماعت سے اسکا کوئی تعلق نہیں) "[24]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:'' ثَلَاثٌ مَنْ كُنّ فيهِ لَمْ يَنَلِ الدّرَجَاتِ العُلىٰ مَنْ تَكَهَّنَ اَوِاسْتَقْسَمَ اَوْ رَدَّه مِنْ سَفَرِه طَيْرَةٌ ''[25]

ترجمہ:" تین باتیں جس انسان میں ہو گی وہ کبھی بھی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱) جو اپنے اندازے سے غیب کی خبریں (یعنی مستقبل کا حال) (۲) فال کے تیروں سے اپنی قسمت کے حالات معلوم کرے (۳) بد شگونی کی وجہ سے سفر پر نہ جائے" ۔

حضرت سیّدنا معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں : " میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جہالت میں کچھ کام کرتے تھے (آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائے؟) ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا : کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے عرض کیا : ہم (پرندوں) سے بھی شگون لیتے تھے، آپ ﷺ نے فرمای ا: یہ ایک چیز (خیال) ہے جسے تم میں سے کوئی ایک اپنے دل میں پاتا ہے لیکن یہ تمھیں (تمھارے کام سے) نہ رُک دے"۔[26]

---

[23] محمد ثناءاللہ، علامہ، قاضی، تفسیر مظہری، دار الاشاعت، کراچی، ۱۹۹۹ء، جلد ۷، صفحہ نمبر ۲۸

Muhammad Sana ullah,alama, Qazi ,Tafseer Mazhari ,Darul Eshaat 1999

[24] طبرانی، ابی القاسم سیلمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبہ ابن تمیہ، القاہرۃ، ۳۶۰ھ، جلد ۱۸، حدیث ۳۵۵

Tebrani , ib e Qasim Suleman bin Ahamd ,Al Mujam mul Kabeer,Maktaba ibn e tamia Cairo 360H , Vol.18 , Hadith 355

[25] عماد الدین اسماعیل ابن کثیر، رجاء بن حیوۃ، حافظ، تاریخ ابن عساکر، دار الاشاعت، کراچی، پاکستان، نومبر ۲۰۰۸، صفحہ ۹۸/۱۸

Ammad Du Deeen Ismail Ibn e Kaseer, ja bin hawai, Hafiz,Tareekh ib e asakeer ,Darul iShatat ,Karachi,Pakistan 2008 , Vol. 18 , Pg 98

[26] مسلم، ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن الحجاج بن ورد بن کوشاذ القشیری النیسابوری، امام، صحیح مسلم، دار طیبہ، ۱۴۲۴ھ، صفحہ ۱۲۳۲، حدیث ۵۳۷

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " اَلطِّیرۃُ شرکٌ ، الطّیرۃُ شرکٌ ،ثلاثاًوما مِنّاالاّولکنّ اللہ یذھبہ باالتوکّل "[27]
ترجمہ: "بدشگونی لیناشرک ہے، بدشگونی لیناشرک ہے،آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی اور ہم میں سے ہرایک کو(وہم ہو جاتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے اسے دور کر دیتا ہے"

حضرت سیّد ناملاعلی قاریؒ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: بدشگونی لینے کو شرک قرار دیا گیا ہے کیونکہ زمانہ جہالت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ بدشگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نفع حاصل ہوتا ہے یا ان سے ضرّر اور پریشانی دور ہوتی ہے اور جب انہوں نے اس تقاضے پر عمل کیا تو گویا انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور اسے شرک خفی کہا جاتا ہے(جو کہ گناہ ہے) اور اگر کسی شخص نے یہ عقیدہ رکھا فائدہ دلانے اور مصیبت میں کرنے والی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات ہے جو ایک مستقل طاقت ہے تو اس نے شرک جلی کا ارتکاب کیا ہے(جو کہ کفر ہے)۔[28]

توہم پرستی اختیار کرنا در حقیقت خود کو شرک میں مبتلا کرنا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: " مَن رَدّتہ الطّیرۃُ عَن شیٔءٍفقد قارَفَ الشّرکَ "[29]
" جو شخص بدشگونی کی وجہ سے کسی چیز سے رک جائے وہ شرک میں آلودہ ہو گیا"
ایسا شخص جو توہم پرستی میں پڑا رہے اور اس سے باہر نہ نکلے اس کے بارے میں فرمان عالی شان ہے:

" مَنْ رَدَّتْہُ الطِّیَرَۃُ مِنْ حَاجَۃٍ فَقَدْ اَشْرَکَ قَالُوا یَارَسُوْلَ اللہِ مَاکَفَارَۃُ ذٰلِکَ قَالَ اَنْ یَقُوْلَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلاَّ خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلاَّ طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ "[30]

" جو کسی چیز سے بدشگونی پکڑ کر اپنے کام سے لوٹ آیا تو اس نے شرک کیا"(صحابہ کرامؓ نے) پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کا کفارہ کیا ہو گا؟" آپ نے فرمایا: وہ کہے اے اللہ! تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیری فال کے سوا کوئی فال نہیں اور تیرے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

"عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قال: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ، قَالَ: " فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ، قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ، قَالَ: "ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ"، قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ، قَالَ: "كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ"۔[31]

"معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، ہم زمانہ جاہلیت میں بعض کام کرتے تھے۔(ان میں سے یہ بھی تھا کہ) ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " کاہنوں کے پاس مت جایا کرو۔" کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ہم بدشگونی بھی لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک خیال ہی ہوتا ہے جو تم میں سے کسی کے دل میں گزرتا ہے، مگر تمھیں یہ کسی کام سے روکے نہیں۔ میں

Muslim,Abou ul Hussain asaakir rud Deen,Muslim bin Hajaj bin ward bin kushaaz ,Darul tayyiba,1424H

27 ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی، سنن ابی داؤد، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، الحجاز، ۱۴۳۰ھ، حدیث ۳۹۱۰
Ibi e dawood,Suleman bin ashash sajistani,sunan ibe dawood,Dar ru Resala tul Alimia,1430

28 محمد ندیم، مرقاۃ المفاتیح، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۱ء، حدیث ۴۵۸۴
Muhammad Nadeem,Mirqat tul mafatihia,Maktaba Rehmania Lahore,2001

29 الھیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، دار الکتاب العربیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۲ھ، حدیث ۸۴۱۵
Al Haiseemi,Noor o Deen Ali bin abi bakar ,Majma uz zawide wa mamba ul fawaeed,Darul keetab bul Arabia, bayrrot Beirut, Lebanon 1422 H , Hadith 8415

30 احمد بن حنبلؒ، امام، مسند لامام احمد بن حنبلؒ، موسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان ۲۰۰۹ء
Ahmad bin Hambal .Ima'am Ahamd bin Hambal,Musa tur risala, Beirut, Lebanon,2009

31 مالک بن انسؓ، الموطا، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان ۱۴۰۶ھ، حدیث نمبر: ۱۴۴۳، ۱۳۳۷
Malik bin anas,Al muta ,Dar e Ahyaa tur raas sul Arabi, Beirut, Lebanon,1406H

نے کہا: ہم میں سے بعض لوگ خط بھی کھینچتے تھے۔اِس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے۔جس کا خط اُس کے موافق ہو جائے،وہ یہ خط کھینچ لے"۔

" عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي يَحْيَي بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ[۱] :سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " لَيْسُوا بِشَيْءٍ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ."[32]

" زہری روایت کرتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن عروہ نے خبر دی کہ اُنھوں نے عروہ سے سنا،وہ کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے "۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ، بعض اوقات وہ ایسی بات بھی کر دیتے ہیں جو سچ واقع ہوتی ہے۔آپ نے مزید وضاحت فرمائی: یہ ایک سچا کلمہ ہوتا ہے، جس کو جن اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرغ کی طرح قرقر کر کے ڈال دیتا ہے۔ اِس کے بعد یہ کاہن لوگ اُس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں"۔

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا [۱] زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ، فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ" -[33]

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المومنین سیدہ عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: بے شک فرشتے عنان میں اترتے ہیں،اور عنان وہ ایک بادل ہے۔پھر وہ اُن باتوں کا ذکر کرتے ہیں، جن کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے۔یہی موقع ہے، جب شیاطین اُدھر کان لگاتے اور اُسے سن لیتے ہیں۔پھر یہ شیاطین کاہنوں کو الہام کر دیتے اور وہ اپنی طرف سے اُس کے ساتھ ملا کر سو جھوٹ مزید بولتے ہیں"۔

"عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ،[۱] يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ أَتَى عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً "۔[34]

" صفیہ بنت ابو عبید سے روایت ہے،وہ کہتی ہیں: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا،وہ بیان کرتے تھے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس گیا کہ (اُس سے کوئی سوال پوچھے)، اُس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتی "۔

" عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ" قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ"۔[35]

---

32 مسلم،ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن الحجاج بن ورد بن کوشاذ القشیری النیسابوری،امام، صحیح مسلم،دار طیبہ،۱۴۲۴ھ،حدیث نمبر ۴۱۴۲

Muslim,Abou ul Hussain asaakir rud Deen,Muslim bin Hajaj bin ward bin kushaaz ,Darul tayyiba,1424H.

33 البخاری،ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل،لامام، صحیح البخاری،دار ابن کثیر، دمشق،بیروت،۱۴۲۳ھ،حدیث نمبر ۲۹۸۹

Al Bukkhari,Ibe Abdullah Muhammd bin Ismail,Al Ima'am ,Saheeh hul Bukhari,Dar ibne ،kaseer , Damascus, Beirut,1423

34 مسلم،ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن الحجاج بن ورد بن کوشاذ القشیری النیسابوری،امام، صحیح مسلم،دار طیبہ،۱۴۲۴ھ،حدیث نمبر:۴۱۴۴

Muslim,Abou ul Hussain asaakir rud Deen,Muslim bin Hajaj bin ward bin kushaaz ,Darul tayyiba,1424H.

35 البخاری،ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل،لامام، صحیح البخاری،دار ابن کثیر، دمشق،بیروت،۱۴۲۳ھ،حدیث نمبر ۸۰۴

Al Bukkhari,Ibe Abdullah Muhammd bin Ismail,Al Ima'am ,Saheeh hul Bukhari,Dar ibne kaseer , Damascus, Beirut,1423

” زید بن خالد جہنی س روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ اُسی رات بارش ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمھارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) میرے بندوں میں سے بعض نے ایمان کی حالت میں صبح کی اور بعض نے کفر کی حالت میں۔ جس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی، وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا انکار کیا۔ اور بہر حال جس نے کہا کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہمارے اوپر بارش ہوئی، اُس نے میرے ساتھ کفر کیا اور وہ ستاروں پر ایمان لایا “۔

”عَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ، إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا “۔[36]

ترجمہ: ” رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جو برکت بھی اتاری ہے، لوگوں میں سے ایک گروہ نے اُس کا انکار ہی کیا ہے۔ (دیکھتے نہیں ہو کہ) اللہ بارش برساتا ہے تو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ برسا ہے“۔

نتائج تحقیق

قرآن مجید کی مذکورہ بالا تمام آیات واحادیث کی روشنی میں یہ بات ہم پر روزِ روشن کی طرح ہم پر عیاں ہو گئی کہ توہم پرستی کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، اس لئے کہ اسلام حقائق، صداقتوں اور سچائیوں پر مبنی دین ہے، توہم پرستی اور خرافات، غلط سلط اعتقادات، خیالی دنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اسلام بد شگونی وبد گمانی اور مختلف چیزوں کی نحوست کے تصور کی سرے سے نفی کرتا ہے، اسلام دراصل ایک اکیلے واحد ویکتا ذات پر کامل یقین رکھنے کی تعلیم دیتا ہے اللہ کے حکم کے ساتھ اچھی یا بری تقدیر وابستہ ہے، انسان کی اپنی تدبیریں محض اسباب کے درجے میں ہوتی ہیں، ان سے توہمات کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا، سب کچھ ایک اکیلے اللہ کے کرنے سے ہوتا ہے، توحید ہی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس سے شرک وکفر، دنیا کی بہت ساری بداعتقادیوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے: ”مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ“[37]

” (اور کہہ دو کہ) تجھے جو بھلائی ملے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو برائی ملے وہ تیری طرف سے ہے“۔

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ” اچھی طرح جان لو کہ اگر پوری امت مل کر بھی تم کو فائدہ پہنچانا چاہیے تو اس سے بڑھ کر نہیں پہنچا سکتی“۔

توہم پرستی نہ صرف مذہبی، معاشرتی مسئلہ ہے بلکہ یہ نفساتی مسئلہ بھی ہے۔ توہم پرستی کے اثرات انسان کی شخصیت پر ظاہری وباطنی طور پر مرتب ہوتے ہیں۔ لہذا معاشرتی سطح پر توہماتی رسومات کی صورت میں اس کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان تمام غلط خیالات اور غیر اسلامی چیزوں کا خاتمہ کرنا ضروری ہے اور عقیدہ توحید کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی حکمت پر بھروسہ رکھنا چاہیے، ورگرنہ بد عقیدگی اور توہم پرستی ہماری ایمانی جڑوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دے گی۔

---

36 مسلم، ابوالحسین عساکرالدین مسلم بن الحجاج بن ورد بن کوشاذ القشیری النیسابوری، امام، صحیح مسلم، دار طیبہ، ۱۴۲۴ھ، حدیث نمبر ۱۰۹
Muslim,Abou ul Hussain asaakir rud Deen,Muslim bin Hajaj bin ward bin kushaaz ,Darul tayyiba,1424H

37 ترمذی، ابی عیسی محمد بن عیسی، الحافظ، لامام، الجامع الکبیر، دار الغرب الاسلامی بیروت، ۱۹۹۶، ح ۲۴۵۳
Termizi,ibe Esa Muhammad bin Esa, Al Hafiz,Al Ima’am,Al jame ul kabeer,Darul Garbil Islami , Beirut,1996

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)